رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۴۵

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ "الفضل" ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ للعہ

ششماہی ۔ لعہ

سہ ماہی ۔ ۱۲/ ۳ روپے

ماہانہ ۔ لعہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند للعہ

جلد ۲۴ | مورخہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۷ جولائی ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ جولائی آج بذریعہ تار دھرمسالہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو جگر میں درد کی شکایت ہے۔ احباب خاص طور پر دعائے صحت کریں۔ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بخیریت یہاں پہونچ گئے ہیں۔

افسوس کہ بابو محمد عبد اللہ صاحب ٹھیکیدار بھٹہ گذشتہ شب فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور تبلیغ کا بہت جوش رکھتے تھے۔ مسماۃ بی بی جان صاحبہ خوشدامن ماسٹر مامون خان صاحب بعمر تقریباً ۸۰ سال آج صبح وفات پاگئیں اور بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں مرحومہ صحابیہ تھیں۔ احباب ہر دو کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مذہبی جھگڑے ہمیشہ آسمانی فیصلہ سے انفصال پاتے ہیں

"اے دوستو۔ یقیناً سمجھو۔ کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہا تک پہونچاتے ہیں۔ تو وہ فریق جو خدا تعالےٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے۔ آسمان سے اس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے۔ اور اس طرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پاجاتے ہیں۔ دیکھو ہمارے سید و مولا نبینا محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کیسی کمزوری کی حالت میں مکہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ اور ان دنوں میں ابوجہل وغیرہ کفار کا کیا عروج تھا۔ اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے دشمن جانی ہو گئے تھے۔ تو پھر کیا چیز تھی جس نے انجام کار ہمارے نبی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو فتح اور ظفر بخشی۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راستبازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچائی تھی۔ سو بھائیو اس پر قدم مارو۔ اور اس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو۔ پھر عنقریب دیکھ لوگے۔ کہ خدا تعالےٰ تمہاری مدد کرے گا۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے۔ جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں۔ وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا۔ اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ سو اس سے ڈرو۔ اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو تم اس کی جماعت ہو جس کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھلانے کے لئے چنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا۔ اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا۔ وہ اس جماعت سے کاٹا جائیگا"۔ (اشتہار ۳۰ نومبر ۱۸۹۹ء)

اخبار احمدیہ

ایک احمدی خاندان کی نمایاں علمی ترقی

ملک کرم الٰہی صاحب ڈپٹی کلکٹر انہار کا خاندان بفضلہ تعالےٰ علمی خاندان ہے۔ آپ کی سب سے بڑی بیٹی نے جو اس وقت پانچ بچوں کی ماں ہے۔ ادیب۔ منشی فاضل وغیرہ امتحانوں کے بعد امسال بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ سب سے بڑے لڑکے نے ایم ایس۔ سی میں کامیابی حاصل کی ہے۔ دوسری لڑکی بی۔ اے۔ آنرز۔ بی۔ ٹی ہونے کے بعد اب ایم۔ اے کی تیاری کر رہی ہے۔ ان سے چھوٹی یعنی تیسری لڑکی میڈیکل کالج کے چوتھے سال میں ہے۔ سب سے چھوٹی لڑکی ایف۔ اے میں کامیاب ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو خدمت دین کی توفیق بخشے۔ اور اپنے والدین کی طرح مخلص احمدی بنائے۔ (نامہ نگار)

جماعت احمدیہ ڈسکہ کا اظہار تشکر

جماعت احمدیہ ڈسکہ ان محترم دوستوں۔ جماعتوں اور لیگوں کا نہایت صمیم قلب سے شکر گزار ہے جنہوں نے ۳ جون کے حادثہ خونچکاں پر ہمدردی کے خطوط یا ریزولیوشن بھیجکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ اور انسانی ہمدردی کے شکریہ کا موقعہ دیا۔ نیز دعا کرنے والے مخلصین کا غائبانہ شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے التماس ہے۔ کہ یہاں کے حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں۔ لہذا ہمارے لئے دعاؤں کی شدید ضرورت ہے۔ (نامہ نگار خصوصی)

دہلی یونیورسٹی سے احمدی طلباء کی کامیابی

مندرجہ ذیل احمدی لڑکوں نے دہلی یونیورسٹی سے مختلف امتحانات میں کامیابی حاصل کی ہے

رفیق احمد صاحب۔ ایل۔ ایل۔ بی

سید مسعود احمد صاحب۔ بی۔ اے۔

مرزا احسان الحق صاحب۔ بی۔ اے۔

مسعود احمد خانصاحب۔ ایف۔ اے

محمود احمد صاحب۔ ایف۔ اے۔ (خاکسار سید ممتاز احمد از دہلی)

شکریہ احباب

خاکسار کے امتحان ایل ایل بی کے آخری مرحلہ میں کامیابی کے موقعہ پر جماعت کے بعض احباب نے بذریعہ تار اور بعض نے بذریعہ خطوط اظہار مسرت کیا ہے۔ فرداً فرداً تمام کو جواب دینے سے قاصر ہوں۔ لہذا بذریعہ اخبار میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار ملک عبد الرحمٰن خادم بی۔ اے۔ ایل ایل بی گجرات۔

تبلیغی ٹریکٹ

انجمن احمدیہ دہلی کے تبلیغی ٹریکٹ جو کچھ عرصہ سے شائع نہ ہو سکے تھے۔ اب بفضلہ تعالےٰ پھر ان کی اشاعت کا انتظام ہو گیا ہے۔ جو دوست منگوانا چاہیں ۱/ کے ٹکٹ بھیجکر ۵ ٹریکٹ منگوا سکتے ہیں۔ ٹریکٹ ۱۶ صفحے کا ہوگا۔ اور ہر ماہ کے پہلے ہفتے میں شائع ہوا کریگا ٹریکٹ ۱۷ چھپ چکا ہے۔ ۱۸ انشاء اللہ اس ہفتہ میں شائع ہو جائے گا۔ (خاکسار عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ ۳۵ لنک سکوئر۔ نئی دہلی)

پتہ درکار ہے

اگر کسی دوست کو سید محمد یعقوب احسن صاحب ولد سید محمد احسن صاحب امروہی مرحوم کا پتہ معلوم ہو۔ تو براہ مہربانی ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

(عبد الرشید احمدی معرفت سٹار ہوزری ورکس۔ قادیان)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے داماد چودہری محمد عبد المتین امسال کلکتہ یونیورسٹی میں ایم۔ اے۔ (انگریزی) کا امتحان دے چکے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں (خاکسار عبد الہادی ہیڈ مولوی ضلع اسکول۔ نواکھالی بنگال۔ (۲) خاکسار کی بیوی و بچے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اور عاجز بھی بعض مصائب میں گھرا ہوا ہے۔ جن کی وجہ سے پریشانی ہے۔ احباب سے گذارش ہے۔ ہم سب کے لئے درد دل سے دعا کی جائے۔ خاکسار خلیل الرحمٰن از وکٹوریہ پوائنٹ (برما) (۳) میری اہلیہ سخت بیمار ہے۔ احباب درد دل سے اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار راجہ بہادر خان سانگلہ ہل۔ (۴) مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل قادیان کی بائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے احباب دعائے صحت کریں۔

(خاکسار رحمت علی۔ قادیان)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم کے خاندان سے اظہار افسوس

نظارت امور عامہ نے اطلاع دی ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم کی وفات کی اطلاع جس وقت ملی حضور نے اسی وقت جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کو تار دیا۔ کہ میری طرف سے مرحوم کے صاحبزادہ اور لیڈی سر فضل حسین کے پاس جا کر تعزیت کریں۔ اس کے بعد حضور نے خود تعزیت کا تار دیا۔ ایک تار نظارت علیا کی طرف سے دیا گیا۔

۱۴ جولائی ناظر صاحب امور عامہ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب بٹالہ میں مرحوم کے چچا خان صاحب میاں علی احمد صاحب کے پاس تعزیت کے لئے گئے۔

قبرستان کے متعلق احرار کی فتنہ انگیزی کے مقدمہ کی سماعت

(از رپورٹر الفضل)

بٹالہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۶ء۔ پولیس کی طرف سے ۱۶ جون ۱۹۳۶ء کے واقعہ قبرستان کے متعلق ابیس حضرات احمدیوں پر زیر دفعہ $\frac{۳۲۶}{۱۴۸}$ جو مقدمہ دائر ہے۔ آج علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں اس کی سماعت ہوئی۔ ملزمین کی طرف سے جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر۔ شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر۔ اور دیوان رتن سنگھ صاحب پلیڈر موجود تھے۔ استغاثہ کی طرف سے سرکاری وکیل صاحب گورداسپور سے آئے ہوئے تھے۔ گواہان استغاثہ میں سے عبد الحق۔ محمد اسحاق پسر مہر الدین آتشباز۔ محمد الدین ماشکی اور دو پولیس کنسٹیبلوں کی شہادات ہوئیں۔ اس کے بعد عدالت نے سب ملزمین پر زیر دفعہ $\frac{۳۲۶}{۱۴۹}$ فرد جرم عائد کر دی۔ اور مزید سماعت کے لئے ۷ ار جولائی تاریخ مقرر کی۔

گواہان استغاثہ کے بیانات پھر شائع کئے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

مُسلمانوں کیلئے تباہ کُن احراری فتنہ

احرار نے اپنی خاص اغراض ومقاصد کے ماتحت ایک عرصہ سے جو طوفانِ بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ اور مسلمانوں میں جو فتنہ وفساد پھیلانے پر کمر باندھ رکھی ہے۔ اس کا نہایت افسوسناک نتیجہ جہاں یہ نکل رہا ہے۔ کہ عام مسلمان آپس میں جوتم پیزار ہو کر اپنی قوت ضائع کر رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی رونما ہو رہا ہے۔ کہ دوسروں کی نگاہ میں اپنی رہی سہی عزت بھی کھو رہے ہیں۔ اور روز بروز ذلیل ہوتے جا رہے ہیں۔ اگرچہ بعض ہندو حلقوں کی یہ سر توڑ کوشش رہی ہے۔ کہ وُہ احرار کو ہر ممکن مدد دے کر۔ اور طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر عام مسلمانوں سے متصادم کرائے رکھیں۔ تاکہ مسلمان ان سے ہی لڑتے جھگڑتے رہیں۔ لیکن احرار چونکہ ان کی توقع اور امید سے بھی بہت بڑھ کر مسلمانوں کے گلے کا ہار بنتے جا رہے ہیں۔ اور نہایت بُری طرح خاک اڑا رہے ہیں۔ اس لئے اس وقت تک کئی ایک غیر مسلم اخبارات احرار کی دوسرے مسلمانوں سے جنگ کا ایسے رنگ میں ذکر کر چکے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وُہ مسلمانوں کو ایک نہایت ذلیل عاقبت نااندیش۔ اور خود فراموش قوم سمجھتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ احرار کا وجود نامسعود اگر کچھ عرصہ اور باقی رہا۔ تو کم از کم مسلمانانِ پنجاب کسی کو مُونہہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے۔ اور کسی مہذب طبقہ میں ان کی کچھ بھی قدر و وقعت نہیں رہے گی۔

اس وقت اتفاق سے ہمارے سامنے ایک ہی تاریخ (۱۵ جولائی) کے دو اخبار ایک مسلمانوں کا آرگن "انقلاب" اور دوسرا ہندوؤں کا مشہور پرچہ "ملاپ" پڑے ہیں۔ جن پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کس طرح ایک قوم اپنی قومی ضروریات کو پورا کرنے اپنے آپ کو مضبوط بنانے۔ اور اپنے افراد کو موقر ومعزز قرار دینے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ اور کیونکر دوسری قوم نہ صرف اپنے ہاتھوں اپنی تباہی کے سامان مہیا کر رہی ہے۔ بلکہ نہایت سرگرمی کے ساتھ ان سامانوں سے کام بھی لے رہی ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کے قوم پرورانہ طریقِ عمل کے متعلق شہادت "انقلاب" پیش کر رہا ہے اور مسلمانوں کے تباہ کُن رویہ کا ثبوت "ملاپ" سے مل رہا ہے۔

"انقلاب" نے "ہندو قوم کی قابلِ تقلید جماعتی زندگی" کے عنوان سے یہ ذکر کیا ہے کہ "ڈی۔ اے۔ وی کالج کی انڈسٹریل انسٹی ٹیوٹ" کے لئے ہندو معززین نے ایک بہت بڑی رقم آن کی آن میں جمع کر دی۔ اور عنقریب اتنا روپیہ مہیا ہو جائے گا جس سے نہایت اعلےٰ پیمانہ پر وقت کی نہایت اہم ضرورت انڈسٹریل انسٹی ٹیوٹ پوری ہو جائے گی "انقلاب" نے جہاں اس کے متعلق یہ لکھا ہے۔ اور صحیح لکھا ہے۔ کہ "اس مثال میں قومی زندگی کے جو جوہر نمایاں ہیں۔ ان سے کون انکار کر سکتا ہے۔ جو جماعت اور قوم اپنی ضروریات کی صلاحیت پیدا نہ کرے گی۔ وُہ کیونکر زندہ رہ سکے۔ اور کیونکر عزت مند سمجھی جا سکے گی" وہاں مُسلمانوں کی قومی ضروریات کے تشنہ کام رہنے۔ اور جو تھوڑا بہت کچھ ہے اس کی تباہی کے درپے احرار کے ہونے کا ذکر کرنے کے بعد مسلمانوں کی حالت پر یوں ماتم کیا ہے:-

"کیا یہ دُنیا میں زندہ رہنے کی صُورتیں ہیں۔ کیا اس طریقے پر قوم عزت مندی کا حقیقی مقام حاصل کر سکیگی۔ اصلاحِ عقائد کے جہاد میں حصہ لینے والوں یا بڑے بڑے عہدیداروں اور تاجروں میں سے کتنے ہیں۔ جنہوں نے زنانہ کالج۔ یا زنانہ سکول۔ یا انڈسٹریل کالج یا کسی اور ضروری ادارے کے لئے روپیہ جمع کیا ہو۔ کتنے ہیں جنہیں آج تک ان اہم قومی ضروریات کا خیال آیا۔ پھر کیا ہندوؤں کی جماعتی۔ اور قومی ترقی کی حقیقی وجہ یہی نہیں۔ کہ ان کے افراد میں جماعتی ضروریات کا صحیح احساس ہے۔ اور وُہ ان کی تکمیل کے لئے مستعد ہیں۔ اس کے برعکس مسلمانوں میں نہ احساس ہے۔ اور نہ وُہ ان کی تکمیل پر متوجہ ہیں"

اگر ان سطور کے پڑھنے کے بعد ہندوؤں کی قومی زندگی کے مقابلہ میں مسلمانوں کی قومی مُردنی میں کچھ شک باقی ہو۔ تو صرف "ملاپ" کے صفحۂ اوّل کے حسب ذیل عنوان ملاحظہ کیجئے:-

(۱) "مسجد خیر دین امرتسر میں مُسلمانوں کے جلسہ میں چاقو چل گئے" (۲) "چھ نیلی پوش مجروح ہُوئے۔ پولیس موقعہ پر" (۳) "مولانا ظفر علیخان کا نام آنے پر زندہ باد اور مردہ باد کے نعرے" (۴) "اگر حالات پر قابو نہ پایا جاتا۔ تو فساد خطرناک صُورت اختیار کر لیتا" (۵) "مولانا ظفر علیخاں کی تقریر پر مسلمان آپس میں لڑ پڑے" (۶) "لاٹھیوں۔ ڈنڈوں اور پتھروں وغیرہ کا آزادانہ استعمال" (۷) "سب انسپکٹر پر حملہ معمولی لاٹھی چارج کرنا پڑا" (۸) "پولیس نے دو مسلمانوں کو گرفتار کر لیا"

جن حالات کے عنوان یہ ہوں۔ ان کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں تاہم یہ اندازہ لگانے کے لئے کہ احرار کی مہربانی سے مسلمان انسانیت اور شرافت سے کس طرح دُور ہوتے جا رہے ہیں۔ چند فقرات سُن لیجئے "ملاپ" لکھتا ہے:-

"مسجد شیخ خیر الدین مرحوم واقعہ ہال بازار میں مُسلمانوں کی دو پارٹیوں نیلی پوشوں اور احراریوں کے مابین خطرناک خُون خرابہ ہونے سے بچ گیا جبکہ پولیس نے بر وقت پہونچ کر حالات پر قابو پا لیا" "ہر دو پارٹیوں میں گالی گلوچ۔ دنگہ فساد اور نعرہ بازی شروع ہو گئی۔ اور ایک دُوسرے کو نہایت وحشیانہ اور فحش گالی گلوچ دی جانے لگی۔ کسی طرح بجلی بجھا دی گئی۔ اور مسجد میں اندھیرا چھا گیا۔ دونوں پارٹیوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور کھلم کھلا لڑائی شروع ہو گئی۔ لڑائی میں چاقو۔ مکوں اور لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ اس کے نتیجہ کے طور پر نصف درجن سے زائد نیلی پوش مجروح ہوئے۔ سٹی کوتوال اور دیگر افسران موقعہ پر پہونچ گئے۔ اور ہجوم کو منتشر کر دیا۔ مسلح پولیس رات مسجد پر پہرہ دیتی رہی"

یہ کوئی نیا واقعہ نہیں۔ قریباً روزانہ اسی قسم کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ اب ہر دُور اندیش۔ اور ہوشمند مسلمان کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ احرار نے مسلمانانِ پنجاب کو آج کل کن اشغال میں مشغول کر رکھا ہے۔ اور برادرانِ وطن کیا کر رہے ہیں۔ پھر یہ بھی خیال کر لینا چاہیئے۔ کہ ان حالات میں مسلمانوں کا کیا انجام ہوگا۔ کیا ان کی تباہی وبربادی میں کوئی شک وشبہ باقی رہ جاتا ہے۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ احرار کے فتنہ کو کلیتہً دُور نہیں کر دیا جاتا۔ اور مسلمان متحد طور پر اس لعنت کو دور کرنے کے درپے نہیں ہو جاتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے

غیر مبایعین کا کھلا انحراف

اخبار "پیغام صلح" میں غیر مبایعین کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر گو ہمیشہ ہی پردہ ڈالنے کی ناروا کوشش کی جاتی ہے۔ مگر حال میں ایک غیر مبایع نے اس ضمن میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بے حد افسوسناک اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیسیوں تحریرات کے بالکل خلاف ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے: "ایک تحریر بھی ایسی پیش نہیں کی جاسکتی۔ جس میں آپ نے نبوت تشریعی یا غیر تشریعی کا دعوے فرمایا ہو۔ بلکہ بار بار یہی لکھتے ہیں۔ کہ میری طرف دعوئے نبوت پیش کرنا مخالفین کا سراسر افترا ہے۔"

اس کی تردید میں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں سے وہ حوالجات پیش کئے جائیں۔ جن میں آپ نے کھلے الفاظ میں دعویٰ نبوت فرمایا ہے۔

حقیقۃ الوحی میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک پہلو سے میں امتی ہوں۔ اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں" (ص ۱۵۰)

ایک غلطی کا ازالہ میں فرماتے ہیں۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔" (ص ۷)

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

"صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا" (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰)

"میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں۔ جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے" (نزول المسیح ص ۴۸)

"خدا نے نہ چاہا۔ کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑ دے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ سچا خدا وہی ہے۔ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء)

ان کے علاوہ اور بھی کئی حوالجات ہیں۔ جن میں صاف طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوئے نبوت کیا ہے۔ مگر سوچنے والے کے لئے یہی کافی ہیں جو پیش کئے گئے ہیں۔

ایک دلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے خلاف غیر مبایع معترض نے یہ پیش کی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ سمیتُ نبیاً من اللہ علی طریق المجاز لا علی وجہ الحقیقۃ اور ایک جگہ لکھا ہے۔ "بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آگیا ہے۔ اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے۔" ان اقتباسات سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے۔ کہ یہ معمہ قیامت تک قادیانی حضرات کے لئے ناقابل حل رہے گا۔ کہ اگر ایک شخص مجازاً میکائیل کا نام پاکر فی الواقع میکائیل فرشتہ نہیں بن سکتا تو نبی کا نام پانے سے نبی کس طرح ہو سکتا ہے۔"

معترض نے اپنے زعم میں یہ بہت بڑی دلیل دی ہے۔ مگر غور کرنے سے اس کا بودا پن بالکل ظاہر ہے۔ اور وہ اس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان ہر دو تحریرات میں (۱) مجاز (۲) حقیقت اور (۳) استعارہ کے الفاظ آتے ہیں۔ اور یہ تینوں اپنے معانی کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ حقیقت اور مجاز کے متعلق یہ امر یاد رکھنا ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان ہر دو الفاظ کو ایک دوسرے کے مقابل پر رکھا ہے۔ اور حقیقی نبی کے معنے شرعی نبی کے کئے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ ومن قال بعد رسولنا وسیدنا انی نبی او رسول علی وجہ الحقیقۃ والافتراء وترک القرآن واحکام الشریعۃ الغراء فھو کافر کذاب"۔ غرض ہمارا مذہب یہی ہے۔ کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوے کرے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی بننا چاہے۔ تو وہ ملحد بے دین ہے۔ اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا۔ اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا۔ اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے" (انجام آتھم ص ۲۷ و ۲۸)

پس جبکہ حقیقی نبی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام شریعت لانے والا نبی مراد لیتے ہیں۔ تو آپ کا یہ فرمانا کہ سمیت نبیاً من اللہ علی طریق المجاز۔ میرا نام مجازی طور پر نبی رکھا گیا۔ اپنے اندر صرف یہ مفہوم رکھتا ہے۔ کہ آپ جدید شریعت لانے والے نبی نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام قرآن مجید کے متبع اور اسلام کے عاشق ہیں۔ اور آپ نے جو کچھ حاصل کیا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور آپ کی پیروی کی برکت سے حاصل کیا۔ لیکن دانی ایل نبی نے مسیح موعود کو جو میکائیل کے نام سے پکارا۔ تو یہ مجاز کے طور پر نہیں۔ بلکہ استعارہ کے طور پر ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آگیا ہے۔ اور دانی ایل نبی نے میرا نام میکائیل رکھا ہے" اور استعارہ اور مجاز میں جو فرق ہے اس کے ماتحت ان دونوں کو ایک قرار دینا غیر مبایع معترض کی بہت بڑی غلط فہمی ہے

ضلع جالندھر کا تبلیغی دورہ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ جو سر دست ضلع ہوشیارپور کا دورہ کر رہے ہیں۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد اگست میں مندرجہ ذیل پروگرام شروع کریں گے۔

مقام				
۱۔ جالندھر شہر و چھاؤنی۔	یکم اگست	تا	۱۰ ر اگست	
۲۔ کپور تھلہ۔	۱۱	"	تا	۱۶ "
۳۔ بنگہ و مضافات	۱۷	"	تا	۲۳ "
۴۔ کریام۔ سکندر پور۔ کریم پورہ۔ راہوں۔ لنگڑوعہ۔ لنگیری۔ نواں شہر	۲۴	"	تا	۶ ستمبر
۵۔ اوڑ	۷ ستمبر	تا	۹ "	
۶۔ گوڑہ۔ سرتیج۔ نور محل۔ پھلور۔ میانوال	۱۰	"	تا	۱۸ "
۷۔ بہرام۔ بھاگو رائیں۔ حاجی پور۔ گھنن۔ نکودر۔ لوہیاں	۱۹	"	تا	۲۵ "
۸۔ کوٹلی مغلاں	۲۶	"	تا	۳۰ "

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ضلع ڈیرہ غازیخان اور ملتان کا دورہ

مولوی محمد شریف صاحب مبلغ اپنے دورہ سے قبل ہر جماعت کو اطلاع دیتے رہیں گے۔ ان کا مجمل پروگرام حسب ذیل ہے:۔ ۱۵ ر جولائی تا ۱۵ ر اگست۔ راجن پور و تحصیل۔۔۔۔۔۔

انجیل میں سرورِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں

(۲)

"الفضل" (یکم جولائی) میں اس مضمون کا ایک حصہ شائع ہو چکا ہے - اب بقیہ حصہ درج کیا جاتا ہے :-

گزشتہ مضمون کے آخر میں مَیں نے ثابت کیا تھا - کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ :- "مَیں نے ایک اور فرشتے کو ابدی انجیل لئے ہوئے دیکھا - کہ آسمان کے بیچوں بیچ اڑ رہا ہے" اس ابدی انجیل سے مراد قرآن کریم ہے - جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا گیا - آج اس کی تائید میں انجیل کا ایک اور حوالہ پیش کیا جاتا ہے :-

(۱)

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"میں نے اس کے دہنے ہاتھ میں جو تخت پر بیٹھا تھا - ایک کتاب دیکھی جو اندر اور باہر لکھی ہوئی تھی - اور سات مہروں سے بند تھی" (مکاشفہ باب ۵)

یہ علامت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق آتی ہے - کیونکہ قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے - جس کی ابتدار سات آیتوں سے ہوتی ہے - اور وہ آیات ایسی ہیں جن میں قرآن کریم کے تمام مضامین کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے :-

اس کے بعد میں انجیل یوحنا باب ۱۶ کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس میں حضرت مسیح علیہ السلام اپنے جانے کے وقت اپنی قوم کو "تسلی دینے والے" کی بشارت دیتے ہیں - بلکہ اپنے جانے کی علتِ غائی یہی ٹھہراتے ہیں - فرماتے ہیں :-

لیکن میں اب اس پاس جس نے مجھے بھیجا ہے - جاتا ہوں . . . . . میں تمہیں سچ کہتا ہوں - کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے - کیونکہ اگر میں نہ جاؤں - تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آئے گا . . . . . . میں اسے تم پاس بھیج دوں گا - اور وہ آن کر دنیا کو گناہ اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائے گا - گناہ سے اس لئے - کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے - اور راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں - اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے - میری اور بہت سی باتیں ہیں - کہ میں تمہیں کہوں - پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے - لیکن جب "وہ" یعنی روح حق آئے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائیگی اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی - لیکن جو کچھ سنیگی - سو کہیگی - اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی - وہ میری بزرگی کریگی اس لئے کہ وہ میری چیزوں سے پائیگی"

ان الفاظ میں حضرت مسیح علیہ السلام نے کئی باتیں بیان فرمائی ہیں - اور واضح طور پر اپنے بعد آنے والے کے نشانات بتائے ہیں - اول انہوں نے فرمایا ہے کہ میرے جانے کے بعد وہ تسلی دینے والا تمہارے پاس آئے گا - اور اگر میں نہ جاؤں - تو وہ نہیں آئے گا - حضرت مسیح علیہ السلام اس دنیا سے کوچ کر گئے پس ضروری تھا - کہ ان کے ان الفاظ کے مطابق خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی تسلی دینے والا آتا - عیسائی حضرات بتائیں کہ سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کونسا تسلی دینے والا آیا - جسے آپ لوگ اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہرا سکیں؟ اگر کہا جائے - کہ آئندہ کوئی آئے گا - جو اس پیشگوئی کا مصداق ہوگا تو یہ پیشگوئی کے مفہوم کے خلاف ہے - کیونکہ الفاظ سے صاف پتہ چلتا ہے - کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی مراد یہ ہے - کہ وہ تسلی دینے والا آپ کے بعد قریب کے زمانہ میں آئے گا :-

بعض عیسائی یہ کہہ دیا کرتے ہیں - کہ اس پیشگوئی کی مصداق روح القدس ہے - جو حضرت مسیح کے بعد حواریوں پر نازل ہوئی اور اس طرح یہ پیشگوئی پوری ہو گئی - مگر سوال یہ ہے - کہ کیا حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت روح القدس نہ تھی - اور آپ پر نازل نہ ہوتی تھی؟ جب حضرت مسیح علیہ السلام پر بھی نازل ہوتی تھی - تو پھر روح القدس پیشگوئی کی مصداق نہیں ہو سکتی - کیونکہ حضرت مسیح تو فرماتے ہیں - کہ جب تک میں نہ جاؤں - اس وقت تک تسلی دینے والا آ ہی نہیں سکتا - اور پھر یہ بات بھی قابلِ غور ہے - کہ جو علامات بتائی گئی ہیں - وہ روح القدس پر صادق نہیں آتیں - اس نے کب سزا کا حکم جاری کیا - اور کیا اس نے نئی بات سکھائی جس کی مسیح علیہ السلام کے وقت برداشت نہ تھی :-

(۲)

دوسری علامت حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ بتائی ہے - کہ "وہ آن کر دنیا کو گناہ اور راستی اور عدالت کے بارہ میں قصور وار ٹھہرائے گا"

اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اس کا مصداق ٹھہرایا آپ کو ایک ایسی شریعت دی - جس میں گناہ کی حقیقت اس کی ممانعت اور سزا وغیرہ کا کامل طور پر ذکر ہے - اور یہ تعلیم بھی اس میں موجود ہے - جو راستی اور عدالت سے کام نہ لے گا - وہ خدا کی نگاہ میں قصور وار ہے - اسلام تو مساوات کی تعلیم دیتا ہے - اور انصاف کو پسند کرتا ہے - اسلامی نقطۂ نگاہ سے جو شخص ایک بادشاہ اور حقیر میں بلا امتیاز انصاف سے فیصلہ نہیں کرتا - وہ یقیناً گنہگار ہے :-

(۳)

تیسری بات جو حضرت مسیح علیہ السلام نے بتائی ہے - وہ یہ ہے - کہ :-

"میری اور بہت سی باتیں ہیں - کہ میں تمہیں کہوں - پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے - لیکن جب "وہ" یعنی روحِ حق آئے - تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائے گی"

اس میں حضرت مسیح نے صاف طور پر اقرار کیا ہے - کہ میری باتیں جو میں نے خدا سے حاصل کی ہیں - وہ مکمل نہیں - بلکہ ابھی کوئی اور روحِ حق آنے والی ہے - جو خود بھی درجۂ کمال کو پہونچی ہوئی ہوگی - اور اس کی باتیں جو وہ خدا سے حاصل کرے گی - وہ بھی ایک کامل شریعت کی صورت میں ہوگی - تمام سچائی کی راہوں پر چلنے کے لئے ابد الآباد تک کے لئے کافی ہوگی :-

حضرت مسیح علیہ السلام کے یہ فقرات اپنے اندر ایک خاص حکمت رکھتے ہیں - اور ان کا مطلب یہ ہے - کہ اے میری قوم کے لوگو - یہ جو سچائی کی چند باتیں مختصر طور پر میں نے بتائی ہیں - یہی تمہارے لئے کافی ہیں - اور چونکہ ابھی تم نے انسانی ارتقار کی انتہائی منزل طے نہیں کی - اس لئے تم سچائی کی تمام کی تمام باتیں بھی برداشت نہیں کر سکتے ہاں میں تم کو بتا دیتا ہوں - کہ تم ضرور انسانی ترقی کی آخری منزلیں طے کرو گے - اور اس وقت تم کو مکمل سچائی - جو قیامت تک کے لئے کافی ہوگی - بتائی جائے گی - گویا اپنی قوم کو حضرت مسیح علیہ السلام یہ سمجھانا چاہتے ہیں - کہ کہیں تم اس سچائی کو قبول کرنے سے انکار نہ کر دینا :-

وہ "سچائی" "وہ" "روح حق" اور وہ "انسانی ترقی کا انتہائی زمانہ" یہ چیزیں کونسی ہیں؟ اور وہ زمانہ کونسا ہے؟ پس سچائی کا گرنتہ وہی ہے - جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شریعت کاملہ کی صورت میں دیا - اور "وہ" "روحِ حق" خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے - جنہوں نے آکر تمام سچائی کے راستے بتا دیئے - اور وہ انسانی ترقی کا انتہائی زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی زمانہ ہے :-

(۴)

پھر حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ "وہ رُوح اپنی نہ کہے گی۔ لیکن جو کچھ سُنے گی۔ سو کہیگی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی"

حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ عبارت ہو بہو قرآن کریم کی اس آیت کا ترجمہ ہے۔ کہ ما ینطق عن الھوٰی۔ ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ بھی فرماتے ہیں وہ اپنی خواہشات کے مطابق اور اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدائی وحی سے جو ان پر نازل کی جاتی فرماتے ہیں آپ کا طریق عمل یہی تھا۔ کہ جب تک آپ کو وحی کے ذریعہ کسی امر کی اطلاع نہ دی جاتی۔ آپ خود اس کے متعلق اپنی طرف سے کوئی فیصلہ نہ فرماتے۔

پھر آپ نے فلا یظھر علیٰ غیبہٖ الا من ارتضیٰ من الرسول کے ماتحت کئی پیشگوئیاں فرمائیں۔ جن میں سے بعض آپ کی زندگی میں پوری ہوئیں۔ اور بعض وفات کے بعد اور اب تک پوری ہوتی چلی آرہی ہیں۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے فتح مکہ کے متعلق فتح سے قبل وحی کے ذریعہ خبر دی۔ کہ انا فتحنا لک فتحاً مبینا کہ ہم ضرور تجھے فتح مبین دیں گے۔ پھر رومیوں کی مغلوبی کے بعد ان کے غلبہ کی خبر دی۔ جو بعد میں پوری ہوئی۔ غرضیکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خدا تعالےٰ سے اطلاع پاکر اتنی خبریں دیں جن کا شمار کرنا بھی کارے دارد کا حکم رکھتا ہے۔

(۵)

پھر حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں۔ "وہ میری بزرگی کرے گا" گویا حضرت مسیح علیہ السلام پر جتنے الزام لگائے گئے تھے۔ ان کی تردید کرے گا۔ نیز یہ کہ میری قوم اگر میرے متعلق کوئی غلط عقیدہ رکھے گی۔ تو اس کی بھی پُرزور تردید کرکے انہیں سمجھائیگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف لاکر حضرت مسیح اور ان کی والدہ پر جو گندہ الزام یہودی اور دنیا کی دیگر اقوام لگاتی تھیں۔ اس کی تردید فرمائی۔ اور دلائل کے ساتھ اسے غلط ثابت کیا۔ پھر ان کی قوم کے اندر جو حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات کے متعلق غلط عقائد رائج ہو گئے تھے۔ ان سب کی کامل طور پر تردید کرکے صرف آپ کی تطہیر ہی نہیں کی بلکہ آپ کی بزرگی اور شان کو بلند کیا ہے۔ قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے کے عقیدے کو غلط ثابت کرکے ان کو خدا تعالےٰ کا ایک رسول قرار دیا ہے۔ اور فرمایا۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کہ حضرت مسیح صرف خدا تعالےٰ کے ایک مقدس رسول ہیں۔ اور آپ سے پہلے سب رسول گذر چکے ہیں۔ اس میں ایک تو یہ بتایا کہ حضرت مسیح کا حقیقی رتبہ صرف رسول ہونے کا ہے۔ اور دوسرے اس عقیدے کا رد ہے جو غیر احمدی اور عیسائی صاحبان رکھتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ اب تک آسمان پر زندہ ہیں اور دوبارہ آئیں گے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے تم ان کو زندہ کیسے کہتے ہو۔ وہ تو ایک رسول تھے۔ زندہ رہنا تو خدائی صفت ہے جب ان سے پہلے کوئی رسول زندہ نہیں رہا۔ تو وہ کیسے اب تک آسمان پر زندہ رہ سکتے ہیں۔

پھر ان لوگوں کو جو حضرت مسیح کو ابن اللہ یا خدا مانتے ہیں۔ یہ کہکر خدا تعالےٰ نے متنبہ کیا ہے۔ کہ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح عیسی ابن مریم وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ مسیح خدا ہے۔ وہ کفر کرتے ہیں۔

گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح علیہ السلام کے مرتبے کو افراط اور تفریط کے دائرے سے نکال کر ایک ایسے مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔ جو فی الواقعہ ان کے لئے موزوں ہے۔ اور ان کی پوزیشن کو بالکل صاف کرکے ان کی بزرگی ظاہر کرتا ہے۔ (باقی آئندہ)

(خاکسار محمد صدیق امرتسری۔ "جامعہ")

امام مسجد کی ضرورت

جو ادھیڑ عمر کا تنہا ہو اور اس کی خواہش ہو کہ اس کی باقی عمر یاد خدا میں بسر ہو مسجد میں باقاعدہ اذان نماز پڑھانے کے علاوہ چھوٹے بچوں کو قرآن مجید پڑھائے۔ کھانا کپڑا وغیرہ ضروریات زندگی دی جائیں گی۔ یا بصورت عیالدار الگ مکان اور ششماہی غلہ دیا جائیگا

اسلامی ممالک کی دلچسپ خبریں اور اہم کوائف

(ایک خبر رساں ایجنسی سے الفضل کے لئے حاصل کردہ معلومات)

مسئلہ فلسطین اہل یہود کی نظر میں

بیت المقدس (بذریعہ ہوائی ڈاک) یہودی ہنگامہ فلسطین کو اپنے جرائد میں ایسے رنگ میں پیش کر رہے ہیں۔ جس سے یہ ظاہر کیا جاسکے۔ کہ اعراب فلسطین کی یہ جنگ آزادی دوسرے نواحی علاقوں کو بھی علم بغاوت بلند کرنے پر اکسا رہی ہے۔ اور ایسا ظاہر کرنے سے ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کو ترغیب دی جائے۔ کہ وہ عربوں کے جذبہ آزادی اور احساس خودداری کو طاقت کی نمائش توپوں کی گرج اور ہوائی جہازوں کی آتش فشانی کے ذریعہ کچل دے۔ چنانچہ اخبار Jewish Chronicle کے نامہ نگار مقیم بیت المقدس نے فلسطین کے ذکر کے ضمن میں کنایۃً اس ذہنیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ مشرق قریب کے تمام دوسرے ممالک کا مستقبل فلسطین کی الجھنوں کے سلجھاؤ پر منحصر ہے۔ فلسطین کی موجودہ صورت حالات شرق اردن کے قبائل کے جذبۂ تاخت وتاراج کو اکسانے کا موجب ہو رہی ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ اسی گھات میں رہتے ہیں۔ کہ جب کوئی موقعہ میسر آئے۔ تو لوٹ مار مچادیں۔ اس وقت وُہ انتظار کر رہے ہیں۔ اور ان کا سب سے بڑا مسلک زندگی چونکہ یہی ہے۔ اس لئے مشرق کی جہد آزادی میں شامل ہونے کی بجائے وہ اپنے مشاغل تطاول میں مصروف ہونے کے عادی ہیں۔

علاوہ ازیں شام میں بھی ایک آگ سلگ رہی ہے۔ جو نہ معلوم کب بھڑک اُٹھے کیونکہ شام کے حریت پسند لوگ کامل آزادی کے حصول پر تلے ہوئے ہیں۔ اور وہ فرانس اور شام کے مابین اس معاہدہ سے جس کے متعلق افواہ ہے۔ کہ اس کے معرض وجود میں آنے پر فرانس شام کی آزادی کو تسلیم کرلیگا مطمئن نہیں۔

مصری وزارت مال کی ایک تجویز

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) مصر کے وزیر مال نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ تمام سرکاری ملازمین جن میں کابینہ کے وزراء بھی شامل ہیں۔ کا سفر خرچ ۲۰ فیصدی کم کر دیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس تخفیف کا سب سے زیادہ اثر برطانی افسروں پر پڑے گا۔ جو وزارت تعلیم۔ ذرائع رسل ورسائل اور رفاہ عامہ میں ملازم ہیں۔

اعراب فلسطین سے اہل عراق کی ہمدردی

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) اہل عراق فلسطین کے عربوں سے ان کی جہد آزادی میں ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے وفد کی صورت میں حکومت برطانیہ سے عربوں کے متعلق مزید استفسارات کئے ہیں عراق کے طالبعلموں اور طالبات نے حال کی قومی تقریبات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فسادات فلسطین کے عرب مصیبت زدگان کی امداد کیلئے چندہ جمع کیا ہے۔ سب سے زیادہ قابل ذکر امر یہ ہے۔ کہ بغداد کے بڑے بڑے خاندانوں کی مستورات نے جن میں کابینہ کے موجودہ اور گذشتہ وزراء کی بیویاں بھی شامل ہیں۔ حال میں ایک اجلاس منعقد کرکے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ جس کا مقصد عراق کی عورتوں سے چندہ جمع کرنا ہے۔ انہوں نے کمیٹی کا صدر مقام بغداد کو مقرر کیا ہے۔ اور دوسرے تمام بڑے شہروں میں اسکی شاخیں قائم کی ہیں۔

مصر کی تجارتی ترقی

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) گذشتہ چند سالوں سے مصر نے تجارت میں کافی ترقی کی ہے۔ چنانچہ تجارت کے اعداد وشمار جو حال ہی میں شائع ہوئے ہیں۔ ظاہر کرتے ہیں کہ غیر ملکی تجارت میں گذشتہ سال کی نسبت کافی اضافہ ہوا ہے۔ تجارت درآمد ۱۹۳۵ء میں ۲۳,۷۰۰,۰۰۰ مصری پونڈ کے مقابلہ میں ۳۱,۷۰۰,۰۰۰ پونڈ کی ہوئی ہے۔ اور تجارت برآمد گذشتہ سال میں ۲۴,۰۰۰,۰۰۰ پونڈ کے مقابلہ میں ۲۷,۷۰۰,۰۰۰ پونڈ ہوئی ہے گذشتہ نومبر تک محاصل کی مقدار سو لاکھ مصری پونڈ تھی۔ جو گذشتہ سال کی نسبت پندرہ لاکھ زیادہ ہے۔ ۱۹۳۵ء کے بجٹ میں چالیس لاکھ مصری پونڈ کی بچت رہی۔

…کھانے کا انتظام ہوگا … یا کوئی دستکار ہو مثلاً درزی۔ دھوبی۔ موچی وغیرہ ہو تو اپنا کاروبار خود کرسکتا ہے۔ اور اگر کاشتکار ہو تو بہترین زمین برائے کاشت دی جائے گی۔ خرچ اخراجات

روئی کی پیداوار ۳۶-۱۹۳۵ء کے دوران میں گورنمنٹ کے اندازہ کے مطابق ۱۰ لاکھ کنٹر (مصری وزن) ہوئی۔ جو گذشتہ موسم کی پیداوار سے رقبہ کاشت کم ہونے کے باوجود زیادہ ہے؛

حکومت نے ۱۹۳۵ء میں رفاہ عام کی پنجسالہ تجویز کے لئے تین سو ساٹھ لاکھ مصری پونڈ کی منظوری دی تھی۔ اس تجویز میں ڈیلٹا بند اور جبیل سا ہیں بند کی تعمیر شامل ہیں۔ اسوان بند کے اونچا کرنے سے پانی کی جو مزید مقدار میسر ہوئی ہے اسے استعمال کرنے کے لئے بنجر زمین کو قابل کاشت بنانے کی تجویز بھی منظور ہو چکی ہے۔ اس تجویز کی رو سے چالیس لاکھ ایکڑ سے زائد زمین بیس سال کے عرصہ میں زیر کاشت لائی جائے گی؛

فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ

لنڈن۔ گذشتہ ہفتہ Near and Middle East Association کے ایک اجلاس میں مسئلہ فلسطین پر بحث کی گئی۔ بہت سے لوگ جلسہ میں شریک ہوئے۔ سر آرنسٹ بنیٹ ایم پی صدر تھے۔ مقرر مس فرانسس نیوٹن مسٹر ایبل گوری تھے؛

مسٹر ایبل نے اپنی تقریر کے دوران میں فلسطین میں یہودیوں کے بھاری داخلہ کو فسادات کی اصل وجہ قرار دیا۔ اور کہا کہ فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ سے ہمیں اندیشہ ہے۔ کہ وہ بہت جلد اس ملک میں اکثریت حاصل کر لیں گے۔ ۱۹۱۸ء میں فلسطین میں ۵۳۰۰۰ یہودی تھے۔ ۱۹۳۱ء تک ان کی تعداد ۱۷۵۰۰۰ ہو گئی۔ اور یہ اعداد گورنمنٹ کے اپنے بیان کردہ ہیں۔ ناجائز داخلہ کے اعداد اس میں شامل نہیں۔ ۱۹۳۳ء میں ہائی کمشنر فلسطین نے خود اعلان کیا تھا۔ کہ اس سال ناجائز طور پر داخل ہونے والوں کی تعداد اتنی تھی جتنی کہ جائز طور پر داخل ہونے والوں کی تھی۔ اگر موجودہ رفتار پر فلسطین میں یہودیوں کی آمد جاری رہی۔ تو دس سال کے اندر عرب اقلیت میں تبدیل ہو جائیں گے۔ اور یہودی اکثریت میں۔ یہودی اپنے داخلہ کے جواز میں یہ بات پیش کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ساتھ سرمایہ لاتے ہیں۔ جس سے فلسطین کی اقتصادی خوشحالی میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن تف ہے ایسی خوشحالی پر جس سے عربوں کی آزادی سلب ہوتی جا رہی ہے۔ عرب اپنی آزادی کو کسی چیز پر بھی قربان کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ۱۹۳۴ء میں سکرٹری نو آبادیات نے بیان کیا تھا۔ کہ فلسطین میں ... ۱۰ ہم لوگ بیکار ہیں۔ لیکن مقرر نے واضح کیا۔ کہ اس وقت بیکاری کے کوئی باقاعدہ اعداد و شمار نہیں لئے گئے تھے۔ اگر خوشحالی اور کام مہیا کرنے کے متعلق یہودیوں کی دلیل صحیح ہے۔ تو ابھی سیاسی جماعتوں نے کیوں اپنے نوجوانوں کو پکٹنگ کے لئے آمادہ کیا تھا۔ کہ عربوں کو ملازمتوں سے نکال دیا جائے۔ مقرر نے یہودیوں کے ملک میں اشتراکی جراثیم لانے کے خطرہ سے بھی آگاہ کیا۔ کیونکہ عرب اشتراکیت سے بالکل نا آشنا ہیں اور اسے وہاں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ملک کی مجلسی زندگی کے لئے یہ ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔

زمین کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ زرخیز علاقے بہت کم ہیں۔ لیکن یہودیوں نے بہت بڑے رقبوں پر قبضہ جما لیا ہے۔ ۱۹۳۶ء سے یہودیوں نے اور زیادہ زمینیں حاصل کر لی ہیں اور اس وقت عربوں کے پاس اس مقدار زمین کا نصف بھی نہیں جو ان کی ضروریات کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ بہت سے عرب زمینوں سے بالکل محروم ہو گئے ہیں فلسطین کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عربوں کے اکتیس دیہات بالکل معدوم ہو چکے ہیں

مس نیوٹن نے اپنی تقریر میں کہا فلسطین کے موجودہ فسادات کی سب سے بڑی وجہ وہ خدشہ ہے جو عربوں کو یہودیوں کے داخلہ سے لاحق ہو رہا ہے۔ اور جب تک اس خدشہ کو دور نہیں کیا جائے گا مشکلات کا ازالہ نہیں ہوگا۔ موجودہ فسادات کو مٹانے کیلئے طاقت کا استعمال موزوں نہیں۔ ان کا ازالہ تو لنڈن میں ہو سکتا ہے۔ جہاں ان کی اصل جڑ موجود ہے۔ یہودیوں نے فلسطین کو ارض یہود بنانا چاہا ہے۔ اور عربوں کو اس بات کا خدشہ ہے۔ تقریر کے اختتام پر کہا ہم عربوں کو ان کے حقوق سے محروم کر رہے ہیں۔ جو آج تک ترکوں کے ماتحت حاصل تھے۔ اور یہ بات برطانوی نظم و نسق کے لئے باعث ننگ و عار ہے؛

احباب جماعت بہت جلد اطلاع دیں

احباب کو معلوم ہے کہ گذشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تحریر فرمودہ ٹریکٹ دفتر تحریک جدید کی طرف سے شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان کی قیمت نہایت واجبی رکھی گئی تھی۔ اور جس قدر قیمت کوئی جماعت برداشت کر سکتی تھی۔ اس کا اس سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ شرط صرف یہ تھی۔ کہ احباب اس مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں۔ جسے وہ نہایت مناسب اور موزوں طریق سے تقسیم کر سکیں گے۔ اگرچہ احباب نے اس عظیم الشان رعایت سے بھی کما حقہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن پھر بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے محض کمال مہربانی سے یہ منظور فرما لیا ہے۔ کہ سابقہ رعایتی طور پر ہی پھر ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری کیا جائے۔ لہٰذا دوست بہت جلد اطلاع دیں کہ اس دفعہ کس کس مضمون پر کس ترتیب سے ٹریکٹ نکالے جائیں۔ تا اس کے مطابق انتظام کیا جائے؛

نوٹ۔ احباب جلد اطلاعات دفتر تحریک جدید میں ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان سب کو جمع کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کیا جا سکے؛

(انچارج تحریک جدید قادیان)

انگریزی کتب کی قیمت میں رعایت

بک ڈپو کی مندرجہ ذیل انگریزی کتابوں کی قیمتوں میں مناسب کمی کی جا رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ خود بھی ان کو خریدیں اور دوسروں کو بھی تحریک کریں۔ کہ احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

نام کتاب	قیمت فی نسخہ	کمی جسقدر کی گئی	قیمت جو اب رکھی گئی ہے
اسلام اینڈ ادر فیتھ	۶/	۴/	۲/
احمد سوانح بلا جلد	۸/	۵/	۳/
احمدیہ مووومنٹ مجلد	۱۲/	۴/	۸/
تحفہ پرنس بلا جلد	۸/	۳/	۵/

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

ایک نہایت اشتعال انگیز رسالہ کے خلاف

جماعت احمدیہ سکھر کی صدائے احتجاج

جماعت احمدیہ سکھر کا ایک غیر معمولی اجلاس ۶ جولائی ۱۹۳۶ء کو میر مرید احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرار دادیں بالاتفاق منظور کی گئیں۔

(۱) جماعت احمدیہ سکھر کا یہ غیر معمولی اجلاس صاحبداد ایڈیٹر "الاسلام" سلطان کوٹ سندھ کے شائع کردہ نہایت اشتعال انگیز ناپاک اور قابل نفرین رسالہ بنام "ترکش قادیانی" کے خلاف جو الحنیف پرنٹنگ پریس جیکب آباد (سندھ) میں طبع ہوا ہے پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے رسالہ کے مصنف نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جنکو دنیا کے لاکھوں انسان خدا تعالےٰ کا مقدس نبی یقین کرتے ہیں نہایت دل آزار اور ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے (نعوذ باللہ) انبیاء کی تکذیب اور ہتک کی ہے۔ اور احمدی بھی یہی طریق اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں کی سزا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے؛

اس قسم کی اشتعال انگیزی کے ذریعہ اس نے نہ صرف بانی سلسلہ احمدیہ کی توہین کے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ بلکہ کھلم کھلا لوگوں کو احمدیوں کے قتل کرنے کی تلقین کی ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس رسالہ کو ضبط کرے اور اس کے مصنف پبلشر اور پرنٹر کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائے۔ (۲) قرار پایا کہ مندرجہ بالا قرار داد کی نقول چیف سکرٹری صاحب گورنمنٹ سندھ کراچی۔ کلکٹر صاحب سکھر و جیکب آباد۔ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ۔ صدر نیشنل لیگ کراچی اور پریس کو روانہ کی جائیں۔ سکرٹری جماعت احمدیہ سکھر

احمدیہ مشن بوڈاپسٹ (ہنگری) کی ماہوار رپورٹ

احمدیت کی طرف تعلیمیافتہ نوجوان طبقہ کا رجحان اور نومسلموں کی تعلیم و تربیت

از چودھری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ احمدی مجاہد

خدا تعالےٰ کے فضل اور اسی کی بخشی ہوئی توفیق سے ماہ مئی میں گذشتہ ماہ کی نسبت عملی طور پر دوگنا کام کیا گیا۔ اور نتیجہ بھی خدا کے فضل سے اپریل کی نسبت زیادہ اچھا ظاہر ہوا۔ اس ماہ میں مجھے لوگوں کو تبلیغ کرنے سوسائیٹیوں میں جانے اور اخباروں کے نمائندوں سے ملاقاتیں کرنے میں بہت زیادہ کامیابی ہوئی۔ میرے سات روز دلہ نے تو اسی ماہ میں اثر دکھا دیا۔ دو آدمیوں نے بیعت کر لی ہے اور پانچ بیعت کرنے کے قریب ہیں۔ گذشتہ ماہ میں صرف ایک شخص نے بیعت کی تھی۔ اخباروں میں میرے متعلق مضامین شائع ہونے کی وجہ سے اور تبلیغی جوش کی فراوانی کی وجہ سے تمام سوسائیٹیوں کے سعید فطرت انسانوں نے میری طرف خاص توجہ دی ہے۔ ہنگری کے بعض سر کردہ لیڈروں اور معزز حضرات سے ملاقاتیں ہوئیں۔ English speaking circle of Hungary میں ۱۲ مئی کو "ہستی باری تعالےٰ کا ثبوت" پر خاکسار نے ایک لیکچر دیا اور مباحثہ بھی کیا۔ جس میں خاص کامیابی ہوئی۔ اور Stephen Khalid Ronga کا قبول اسلام اسی مباحثہ کا نتیجہ تھا۔ اس مباحثہ کا پروگرام دو ہفتہ پیشتر بوڈاپسٹ کے تمام اخباروں میں شائع ہو چکا تھا۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمائندوں نے اخباروں میں "ایاز خان" "بوڈاپسٹ میں ایک مصلح کی آمد" "احمدیہ موومنٹ" "بوڈاپسٹ میں عجیب مہمان" کے زیر عنوان کئی مضامین شائع کرائے جو لوگ اسلام سے دلچسپی رکھتے تھے اور مشرق بعید میں رہ چکے تھے تقریباً ان تمام سے میں نے واقفیت پیدا کر لی ہے۔ جن جن اصحاب سے میری ملاقات ہوئی سب کو خوش اور مدلل تبلیغ کی۔ بعض اصحاب کو میں نے تبلیغی خطوط بھی لکھے اور سوال و جواب بذریعہ خطوط ہوئے۔ ایک صاحب جن کا نام مسٹر Vadnai ہے اور ایک بنک میں انسپکٹر ہیں انہوں نے کہا ایاز واپس گھر چلے جاؤ یہ یورپ ہے یہاں کے لوگ مذہب کی طرف متوجہ ہونے والے نہیں اور نہ ہی یہاں کے حالات ایسے ہیں کہ لوگ پانچ وقت نمازیں پڑھ سکیں یا شراب چھوڑ سکیں۔ تمہاری جوانی پر مجھے رحم آتا ہے کیوں مصیبتیں جھیلتے ہو جاؤ بال بچوں میں آرام سے زندگی بسر کرو۔ میں آپ کی تعلیم کا حامی ہوں اور ہر طرح سے مدد کرنے کو تیار ہوں لیکن خدا یا مذہب کا قائل ہونا میرے لئے مشکل ہے۔ میں نے جواب میں اسے لکھا کہ میں جب تک ہزار دل احمدی خدا کے فضل سے نہ بنا لوں گا واپس نہیں جاؤں گا۔ اس خط کا یہ اثر ہوا کہ دوسرے ہی دن مسٹر Vadnai مع اپنے لڑکے کے تشریف لاتے اور تقریباً چھ گھنٹہ بحث ہوتی رہی اس کے لڑکے نے اسی وقت صداقت کو قبول کر لیا اور مسٹر Vadnai نے کہا میں اپنے لڑکے کو اسلام قبول کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔ مگر میں خود ایک ہفتہ اور مطالعہ کروں گا۔ اس مہینہ میں چھ لٹریری سوسائیٹیوں میں گیا اور چار انگلش سرکل کی میٹنگز میں حاضر ہوا۔

۲۵ مئی کو اخبارات کے نمائندوں سے گفتگو ہوئی۔ کافی لوگ جمع ہو گئے۔ اور یہ ایک وعظ اور لیکچر کی صورت بن گئی تھی یہاں غالباً دیسی لباس میں یا پگڑی میں کوئی بھی ہندوستانی سوائے حضرت مفتی ڈاکٹر محمد صادق صاحب کے نہیں آیا اور میرا یہاں آنا اور پگڑی پہنے رکھنا تبلیغ اسلام کا ایک اشتہار ہے کہ کوئی مرد یا عورت اس کو پڑھے بغیر آگے نہیں گذر سکتا۔ نوجوان جو اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ ہر روز یا ہفتہ میں ایک بار ضرور ملاقات کرتے اور اسلامی کتب پڑھتے ہیں عام لوگ انگریزی نہیں سمجھتے اس لئے میری تبلیغ تاحال انگریزی خواندہ اصحاب تک ہی محدود ہے۔ ہاں آئندہ ماہ میں میرا ارادہ ہے کہ ایک کمرہ لیا جائے۔ جس میں انگریزی اور ہنگری زبانوں میں اسلام پر لیکچر ہر اتوار کو دیئے جائیں۔ اس وقت تک جن دوستوں نے بیعت کی ہے وہ تھوڑا بہت لیکچر اسلام کے متعلق ہنگری زبان میں دے سکتے ہیں۔ اور میں خود انگریزی زبان میں لیکچر دیا کروں گا۔

ستاتن دھرمیوں۔ بہائیوں۔ بدھ مت والوں۔ یہود۔ سپرٹسٹ اور عیسائیت کے متعدد فرقوں کے یہاں چرچ اور تبلیغی انجمنیں ہیں۔ بعض ایڈیٹران اخبار اور مصنفین کو میں نے احمدیت کے مضامین شائع کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ترجمہ کرا کے ہنگری زبان میں مضامین بھیجیں تو ہم شائع کر دیا کرینگے یہاں سے کوئی انگریزی اخبار نہیں نکلتا۔ سوائے پادریوں اور چند جاہلوں کے ہنگری کے پڑھے لکھے لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے قائل نہیں ہیں۔ ڈاکٹر میڈرسکی نے مجھے بتایا کہ اب پادری نوجوانوں کو مجبور نہیں کرتے بلکہ صرف اتنا کہلواتے ہیں کہ "ہو سکتا ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا ہو"۔ اس وقت جو اسلام کے قبول کرنے میں لوگوں کو روک کاوٹ ہے وہ صرف یہ ہے کہ ہنگری کے قانون کے مطابق مذہب تبدیل کرنے کے لئے پادری کو درخواست دینی پڑتی ہے کہ اس کا نام رجسٹر سے کاٹ دیا جائے اور پادری مذہب تبدیل کرنے والے کے راستہ میں طرح طرح کی روکاوٹیں ڈال دیتے ہیں۔ لیکن میں نے لوگوں سے کہہ دیا ہے کہ یہ رجسٹر خدا کے حضور تم کو سزا سے نہیں بچا سکیں گے۔ مذہب کا معاملہ تمہارے اور خدا کے درمیان ہے۔ اور اگر اسلام قبول کرنا ہے تو اس کی صداقت دل سے قبول کر لو اور نماز روزے شروع کر دو۔ اور اگر پادری تمہارے نام رجسٹر سے کاٹنے کو تیار نہیں ہیں۔ تو تم خوب تبلیغ کرو تا جلد وہ دن آ جائے جب چار پانچ سو اشخاص ہر گرجا کے سامنے عیسائیت کے رجسٹر سے نام کٹوانے کے لئے کھڑا ہو۔

آج اگر کوئی چیز یورپ کے لوگوں میں اسلام نہ پھیلنے کی وجہ ہے تو وہ صرف ہماری کمزوری ہے ورنہ یہ بالکل غلط ہے کہ یورپ کے لوگ اسلام قبول نہیں کریں گے۔ میں آج ہی "تذکرہ" کے صفحہ ۲۸۵ و ۲۸۶ کا مطالعہ کرتے وقت سجدہ میں گر گیا۔ کیونکہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی دجالیت کو پاش پاش کرنے والی میرے ذریعہ اس ملک میں بہت جلد پوری ہونے والی ہے اور ہو رہی ہے۔

اس مہینہ میں تجارتی حالات کا بھی مطالعہ کیا۔ کیونکہ بوڈاپسٹ میں بین الاقوامی تجارتی نمائش ۸ مئی سے ۱۸ مئی تک رہی بعض کمپنیوں کو سکرٹری تجارت انجمن احمدیہ قادیان کا پتہ دیا تاکہ براہ راست خط و کتابت کریں۔ اگر آئندہ نمائش میں Ahmadia Pavillion بھی ہو تو نصف یورپ کے لوگوں تک قادیان اور جماعت احمدیہ کی اطلاع پہنچ سکتی ہے جس ہر ایک شخص کو اپنی طرف متوجہ پاتا تھا آج کل میرے چھوٹے سے کمرہ میں نماز جمعہ ادا ہوتی ہے۔ اور ایک دو غیر مسلم دوست بھی اسلامی عبادت کو دیکھنے کے لئے آ جاتے ہیں۔ گذشتہ جمعہ میرے کمرہ میں نماز پڑھنے کے لئے کافی جگہ نہ تھی۔ نومسلمین جمعہ کی نماز کے بعد نماز کا سبق لیتے ہیں۔ اور اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔ بھائی محمد قاسم ابن ابو زید جو دمشق کے رہنے والے تھے۔ اور جنگ عظیم کے دوران میں عربوں کی فوج میں افسر تھے مگر بعد جنگ کے یہاں بھاگ کر آ گئے تھے۔ ان کو میں نے تبلیغ کی اور انہوں نے ۸ مئی کو بیعت کر لی۔ اور ۱۶ سال کے بعد نماز ادا کی۔ ڈاکٹر Avar Julius جن کا اسلامی نام محمود احمد رکھا گیا ہے نہایت ہی سعید اور مخلص انسان ہیں گذشتہ ماہ انہوں نے بیعت کی تھی پہلے وہ رومن کیتھولک

تھے۔ اور یونیورسٹی کے طالب علم۔ خدا کا شکر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے ۲۸ مئی کو وہ ڈاکٹری کے آخری امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اذان سیکھ لی ہے اور نماز نصف کے قریب یاد کر چکے ہیں قرآن کریم شروع کر دیا ہے۔ تیسرے نوجوان جو یہاں یونیورسٹی میں انجنیئرنگ کے طالب علم ہیں۔ قاعدہ یسرنا القرآن کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ دماغی لیاقت اور فلاسفی کے لحاظ سے کوئی طالب علم ان کا مقابلہ پہلے ہی نہیں کر سکتا تھا۔ اور عیسائیت پر نکتہ چینی کی وجہ سے ان کو سکول اور کالج میں دو دو گھنٹہ سزا کے طور پر پروفیسر کھڑا کر دیا کرتے تھے۔ اس وقت وہ جماعت احمدیہ بوڈاپسٹ کے عارضی طور پر سکرٹری تبلیغ ہیں۔ اور رفیائل بطور پریذیڈنٹ کام کر رہا ہے۔ اگلے ماہ میں بڑا کمرہ لے کر تمام مسلمانان بوڈاپسٹ کو جو سوڈیڑھ سو کے قریب ہیں دعوت دی جائے گی۔ اور وہ سب اس وقت اسلام سے دور ہیں۔

یہاں کی میونسپلٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مسجد کے لئے مسلمانوں کو مفت جگہ دی جائے۔ ڈاکٹر پروفیسر عبد الکریم جرمانوس صاحب میری تبلیغی کوششوں کو بار آور بنانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ؁

سکرٹریان امور عامہ کے لئے اعلان

صیغہ امور عامہ کے ساتھ وابستہ کاموں کی سرانجام دہی کے لئے ہر ایک جماعت میں ایک سکرٹری امور عامہ مقرر ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے سکرٹریان امور عامہ یا تو اپنے فرائض کو اچھی طرح سمجھتے نہیں یا ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے احباب جماعت تنازعات کے متعلق براہ راست مرکز میں درخواست ارسال کر دیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقامی سکرٹری اپنے فرائض ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ اگر وہ کوشش کریں۔ تو اکثر جھگڑوں کا فیصلہ خود کر سکتے ہیں۔ یا جنرل سکرٹری و پریذیڈنٹ یا امیر جماعت اور مبلغ حلقہ کی مدد سے فیصلہ کرا سکتے ہیں۔ ان کی سعی کے بعد بھی اگر کوئی فیصلہ کی صورت نہ بن سکے۔ تو بے شک مرکز کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر جائز مدد کرے۔ اسکے علاوہ سکرٹری امور عامہ کے اور بھی فرائض ہیں۔ جو نظارت ہذا سے چھپوا [illegible] ناظر امور عامہ قادیان

مسلمانوں کو احرار کی قیادت کی ضرورت نہیں

احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے بغض و عداوت کینہ و دشمنی کا انتہائی مظاہرہ کرتے ہوئے بار بار اعلان کیا۔ کہ احمدیوں سے (جو خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک سمجھتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام نبیوں کا سردار اور روحانیت کا سب سے بڑا تاجدار یقین کرتے۔ قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا مقدس کلام مانتے۔ اور اسلام کو تمام دینوں سے اکمل اور افضل دین سمجھتے ہیں۔) آریہ۔ ہندو۔ عیسائی۔ یہودی وغیرہ غیر مسلم (جو خدا تعالیٰ کی حقیقی شان کے منکر۔ سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن قرآن کریم کے باغی اور اسلام کی ہر ایک بات کی طرف سو سو نقائص منسوب کرنیوالے ہیں۔) ہزار درجہ اچھے ہیں۔ ان سے ہر قسم کے تعلقات رکھنا جائز لیکن احمدیوں سے کلام کرنا بھی گناہ عظیم ہے۔ لیکن اب جبکہ ان لوگوں پر جو ایک طرف تو احرار کی طرح ہی جماعت احمدیہ کے معاند اور مخالف ہیں۔ اور دوسری طرف احرار کے حامی و مددگار رہ چکے ہیں۔ احرار کی اصل حقیقت ظاہر ہو رہی ہے۔ تو وہ چلا چلا کر کہہ رہے ہیں۔ کہ احرار دنیا کی سب سے بدترین مخلوق اور اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ جیسا کہ ذیل کے مضمون سے ظاہر ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ تو اس لئے قابل اعتنا نہیں۔ کہ دشمن کے مونہہ سے نکلی ہوئی باتیں ہیں۔ لیکن احرار کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے وہ چونکہ ان کے بہترین دوستوں ہمدردوں اور گھر کے بھیدیوں نے کہا ہے۔ اس لئے خاص طور پر قابل توجہ ہے ؁

جس مجلس کی دوامی صدارت ایک ایسی ہستی کے سپرد ہو جس کی فضیلت اور بزرگی کی سند تنہا اس کی مولویانہ وضع قطع۔ تراش و خراش۔ لب ولہجہ میں تندی و ترشی پر مبنی ہو۔ اور جس کی استعداد کار کی سب سے بڑی سفارش یہ ہو کہ اسے وافر فرصت نصیب ہے اور وہ تمام جائز ذریعہ معاش کی تمام الجھنوں اور ذمہ واریوں سے قطعاً آزاد اور بے نیاز ہے۔ اور جس کی مفروضہ جرأت عمل کا پُر فریب راز نیک دل اور جمہور مسلمانوں کی زود اعتقاد نگاہوں سے ہمیشہ اوجھل رہا ہو۔ ایسی مجلس کے لائحہ عمل میں کسی دیانت کسی متانت۔ اصابت رائے اور ملت اسلامیہ کے مفاد کی تلاش محض عبث اور تعاقب سراب کی مانند ہے۔

مجلس احرار سے قیادت ملت کی ہلکی سی توقع ایک خوفناک غلطی ہے۔ ملت اسلامیہ ہند کی عافیت اسی میں مضمر ہے کہ وہ بہت جلد برعکس نہند نام زنگی کافور جماعت کے بلند بانگ طلسمی الفاظ کے فریب سے باخبر رہے تاکہ ملت کی رہی سہی قوتیں اور بچی کھچی طاقتیں منتشر نہ ہو جائیں۔ جنہیں اس مجلس کے دوامی صدر سے شرف نیاز حاصل ہے۔ وہ ہرگز کسی متین اور سنجیدہ لائحہ عمل کی توقع نہیں رکھتے۔ اس جماعت میں بعض ایسے آتش بیان ضرور شامل ہیں۔ جو رات کے نو بجے سے شروع ہو کر صبح کے تین بجے تک تقریر کو جاری رکھ سکتے ہیں۔ خواہ وہ تقریر ایک مزاحیہ فلم سے بہتر حیثیت نہ رکھتی ہو۔ مجلس احرار بعض بیکار لیڈری پیشہ علماء پر مشتمل ہے۔ چونکہ معاش کی بندھنوں سے قطعاً آزاد ہیں۔ اور جن کا اوڑھنا بچھونا اب جلوس۔ جلسے۔ تقریریں اور چندہ رہ گیا ہے۔ اسلام خطرہ میں ہے کا بلند نعرہ ان کی زبانوں پر اکثر سنا جاتا ہے۔ خدمت ملت کے درد کا تذکرہ ان کی ہر بات میں موجود ہے۔ اور یہی وہ دل کش صدائیں ہیں جو جمہور مسلمانوں کو سنا کر اپنے دام میں پھنساتے ہیں۔ درانحالیکہ ہرگز ہرگز کبھی اسلام خطرہ میں نہیں ہوا۔ اور نہ ہی خدمت ملت کے درد نے انہیں کبھی مضطرب اور بے چین کیا۔ البتہ ان کی روزی ان کا رزق خطرہ میں اکثر رہتا ہے۔ اور یہی وہ خطرہ ہے جو انہیں جمہور مسلمانوں کے احتجاج کے باوجود خدمت ملت کی راہ میں چلائے جا رہا ہے۔ ورنہ کجا مجلس احرار اور کجا درد قوم اور خدمت ملت کا بلند اور پاکیزہ جذبہ اور ذوق۔

احرار اور مسجد شہید گنج

صدر مجلس احرار اور امیر شریعت مساجد کے حجروں کی زینت کے باعث تو شاید ہوں مگر ملکی سیاست کی بساط پر ان کی نمائش بیسویں صدی کا ایک دلچسپ معجزہ ہے۔ مسجد شہید گنج کی تحریک میں مجلس احرار کے ان زعماء ملت کے تقدس اور زہد ایثار اور قربانی کی سب حقیقتیں بے نقاب ہو گئیں۔ اور ناموس رسول کے ان پروانوں کو دنیا نے ان کے اصلی روپ میں دیکھ لیا۔ مسلمانان پنجاب نے یک زبان ہو کر احتجاج کیا۔ کہ انہیں اب ان کی لیڈری ان کی راہنمائی کی ضرورت نہیں۔ یہ عجب لطیفہ ہے کہ قوم معذرت خواہ ہے۔ مگر وہ مصر ہیں کہ وہ قیادت ملت کے فرض سے دست کش نہیں ہو سکتے۔ بعض حلقوں میں اس کی وجہ یہ سمجھی گئی ہے۔ کہ وہ اگر یہ کاروبار چھوڑ دیں تو اور اب کیا کریں۔ لیڈری کے سوا ان کے پاس کونسا ہنر رہ گیا ہے۔ قادیانیوں سے ان کی جنگ محض ایک مستقل ذریعہ معاش سے زیادہ کچھ وقعت نہیں رکھتی مجلس احرار دل میں خوب جانتی ہے۔ کہ وہ ہزار کانفرنسیں کرے ہزار جلوس اور جلسے قائم کرے۔ لاکھ دھواں دھار تقریریں ہوں۔ جب تک حکومت کی آغوش اپنی تمام پدری شفقتیں ان پر نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ ہندوستان کی کوئی اسلامی مجلس اس جماعت ضالہ کے استیصال میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مجلس احرار کی زندگی کی رونق بھی اسی فرقہ ضالہ اور گمراہ کن جیل بیل کے ساتھ وابستہ ہے ؁

مجلس احرار اور جماعت قادیان میں کوئی فرق نہیں

میری نظر میں مجلس احرار اور جماعت قادیان ہر دو جماعتیں مساوی طور پر اسلامیان ہند میں

تشتت اور افتراق، بربادی اور خانہ جنگی کا باعث ثابت ہوئی ہیں۔ مرزائی جماعت کی ضلالت، اور گمراہی اس قدر نمایاں ہے کہ اس کی تباہ کاریوں سے ملت بہت حد تک محفوظ رہ سکتی ہے۔ مگر مجلس احرار نے حریت فکر، اور حریت عمل کا کچھ ایسا روپ دھارا ہوا ہے۔ کہ اس جماعت کی ہلاکتوں اور گمراہیوں اور افتراق انگیزیوں کا علم اس وقت ہوتا ہے جب کہ ایثار اور قربانی کی ساعت اس جماعت کے لیے قریب آ جاتی ہے۔ محض اپنے وقار کو قائم رکھنے کے لیے اس جماعت نے کبھی سر فروشانہ انداز اپنا دکھلایا، مگر میں اس مجلس کے ان واقعات کو محض ایک گریز سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ اس جماعت کے بعض "زعما" قرآن کریم، حدیث۔ اسلامی تاریخ کے مفید مطلب واقعات اور حوالجات کو کچھ اس دل نشین انداز میں پیش کرتے ہیں۔ کہ جمہور مسلمانوں کے اعتماد کو وہ حاصل کر لیتے ہیں۔ سحر بیانی کا وہ ناقوس جمہور مسلمان پر بعد میں پھونکتے ہیں۔ کہ وہ سب مدہوش ہو جاتے ہیں۔ سامعین یہ سمجھتے ہیں کہ دور اسلام کی زندہ تصویریں ان کے سامنے ہیں۔ اپنے آنسوؤں اور آہوں کی نذر ان کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ مگر ان زعماء کے دلوں کو ٹھنڈک اس وقت نصیب ہوتی ہے۔ جب وہ اپنی جیبیں ان کے سامنے ڈھیر کر دیتے ہیں۔ لوٹ مار سے فارغ ہو کر یہ ہمارے زعما ربد نصیب قوم کے راہنما ــ نہیں راہزن، نئے شکار کی تلاش میں اپنی اپنی کمین گاہوں میں چھپ جاتے ہیں۔

زمانہ مابعد جنگ کی یادگاریں

زمانہ مابعد جنگ یورپ کی بدترین یادگاریں۔ قحط، انفلوئنزا، اور یہ قومی لیڈر ہیں۔ جو ایک نہ ختم ہونے والی وبا کی صورت میں اس ملک پر مسلط ہیں۔ اور سب سے زیادہ وبا یہ ہماری قوم میں پھیلی ہے۔ کہ ان زعما ملت کا علم و دانش دان کا علم و دانش بھی دیوبند میں نامکمل قیام تک ہی محدود ہے، بجائے رحمت کے ملت کے لئے ایک مہیب زحمت ثابت ہوا ہے۔ اور اس جماعت کا اقتدار مسلمانوں کے لیئے حجاج بن یوسف کے ظالمانہ اقتدار سے ہرگز کم نہیں۔ حسن بن صباح کی تلوار نے مسلمانوں کے دلوں کو اس قدر زخمی نہیں کیا ہوگا جس قدر کہ ان زعما ملت کی زبان نے مسلمانوں کے دلوں میں ناسور ڈال دیئے ہیں۔ ان کی زبان سے کوئی مسلمان تاجدار۔ کوئی گوشہ نشین بزرگ محفوظ نہیں

نادک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ میں

دلی دکھ اس امر سے ہوتا ہے کہ وہ اپنی ہر تحریک، ہر غدر کے لیے اوٹ نہایت مقدس بزرگ تلاش کرتے ہیں۔ خدا اور اس کے رسول کے نام سے جس قدر ناجائز فائدہ انہوں نے اٹھایا ہے۔ شاید ہی مسلمانوں کی سیزدہ صد سالہ تاریخ میں کسی جماعت نے اٹھایا ہو۔ مغل پورہ تحریک میں اگر اپیل کی گئی۔ تو خدا اور رسول کے نام پر، کشمیر تحریک میں اگر کوئی سوال ان کے پیش نظر تھا تو وہ حرمت قرآن کریم، کپورتھلہ تحریک میں اگر کسی شے نے انہیں "میدان جہاد" میں لا کھڑا کیا، تو وہ درد ملت تھا۔ اور مسجد شہید گنج کی تحریک سے اگر کسی شے نے انہیں شرکت سے باز رکھا، تو وہ بھی درد ملت اور خدمت قوم کا بلند جذبہ تھا۔

مسلمانوں کے تمام مسائل پر اپنے فیصلہ کو قطعی اور اٹل سمجھتے ہیں۔ اور اپنے سوا کسی اور کو وہ خدمت قوم کے اہل نہیں سمجھتے۔ باوجود ادھوری تعلیم اور نامکمل مطالعہ کے وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کے ہٹلر اور مسولینی سمجھے ہوئے ہیں وائے برقسمت ما۔

مسلمانوں کے ہٹلر اور مسولینی

"میاں حبیب الرحمٰن صاحب اور "امیر شریعت" قوم اور ملک کے سیاسی اور ملی مسائل پر دو متضاد امور ہیں۔ ان میں کوئی بھی مشترک شے نہیں ہے۔ ان زعماء کی تند و تیز تقریریں تیز تلواریں بن کر اسلامیان ہند کے سر پر لٹک رہی ہیں۔ ان کے بلند دعاوی مکمل آزادی ہند۔ ان کا بلند نصب العین محض طلسمی الفاظ کی ایک پر فریب بہشت ہے کس قدر سادہ لوح ہیں وہ لوگ جو ان کی تقریروں میں صداقت کی تلاش کرتے ہیں اگر تقاریر سے ملک فتح کیے جا سکتے تو مجلس احرار نے تمام ہندوستان کیا تمام دنیا کو اسلامیان عالم کے لیئے فتح کر دیا ہوتا۔

زعمائے احرار کا زبانی جمع خرچ

شائد انہیں یہ علم نہیں کہ یہ سخت اور دشوار گزار منزلیں محض زبانی جمع خرچ فلک شگاف نعروں اور بصیرت افروز تقریروں سے طے نہیں ہو سکتیں۔ جب کہ اس مجلس کا ایک سیاسی، پروگرام یہی ہے۔ اس مرتبہ امرتسر کانفرنس میں جو پروگرام انہوں نے پیش کیا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس کے سیاسی اور مدبر دماغ بھی مجلس احرار کے رہنما کے سامنے ہیچ ہیں جلسے جلوس یا کانفرنسوں سے اس مجلس کی مقبولیت معلوم ہوتی ہے ایسی ہنگامی مقبولیات کو دیکھ کر میں اکثر یہ سوچتا ہوں۔ کہ یوں کیوں آخر ہاتھ دھو کر ملت اسلامیہ کا تعاقب کر رہے ہیں۔ آخر یہ کیا چاہتے ہیں۔ اب یہ قوم کو معاف کیوں نہیں کر دیتے۔ اور اپنے کو کسی بہتر کام میں مصروف کیوں نہیں رکھتے مسلمانوں میں خانہ جنگیاں کافی بڑھ گئی ہیں آپس میں سر پھٹول کی روئدادیں بھی اکثر اخبارات میں نظر آتی ہیں۔ باب المغلظات سے گزر کر زعما اور رضا کار آپس میں دست و گریباں ہوتے دیکھے جا رہے ہیں۔ جہاں ایک دوسرے پر پھول برسائے جاتے تھے۔ اب ان پر اینٹ اور پتھر کی بارش شروع ہو گئی ہے جو کچھ انہوں نے مسلمانوں کو کہنا تھا کہہ لیا اب ان کی سوقیانہ جنگ کب ختم ہوگی۔

مسلمانوں کو اب آپ کی ضرورت نہیں

قوم نے مخلص اور سچے دیندار مسلمانوں نے ان رہنماؤں پر اعتماد کیا۔ ان کے درد ملت کا احساس سمجھا ان کے نعروں کو درد و کرب کی نت نیاں سمجھا ان کے دھواں دھار ستاروں بھری راتوں کی تقریروں کو مخلص مجاہدین کی صدا جانا۔ ان کے ارشادات کی تعمیل میں اپنی ہمت کے مطابق ایثار اور قربانیاں کیں۔ روپیہ اور جان سے ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلے۔ مگر پھر بھی اصلاح و فلاح ملت کی پہلی منزل بھی ابھی تک طے نہ ہوئی۔ اور یہ رہنما جو ابتداءً میں خدمت ملت کے روپ میں پبلک کے سامنے آئے تھے۔ اب مسلمانوں پر سختی اور جبر سے ان کی مرضی کے خلاف حکمرانی کرنا چاہتے ہیں۔ اور اب اگر جمہور مسلمان انہیں دست بستہ یہ عرض کریں۔ کہ بس ہم نے آپ کو آزما لیا۔ اب ہم دوبارہ آپ پر اعتماد اور بھروسہ نہیں کریں گے۔ تو پھر یہ بگڑے ہوئے شیر کی مانند ان پر پیچھے جھاڑ کر حملہ کرتے ہیں۔ اور ہر مخلص اور سچے معترض کو وہ مذہبی اور سیاسی گالیوں سے یاد کرتے ہیں۔ کسی کو مرزائی یا قادیانی اور کسی کو ٹوڈی اور سرکاری جاسوس پکارتے ہیں غرضیکہ ان سے ہر اختلاف رکھنے والا گردن زدنی۔ فاسق و فاجر ملحد اور زندیق ہے۔ اور اگر پنجاب کے مسلمانوں کے لئے کوئی اسلامی مجلس باعث ذلت۔ بربادی رسوائی اور تشتت و افتراق ثابت ہوئی تو وہ مجلس۔ مجلس احرار ہوگی۔ جو ان خمسہ مقدسہ رہنماؤں پر مشتمل ہے آؤ ہم اس مجلس کے ان مقتدر رہنماؤں کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کریں۔ کہ جو کچھ بھی آپ نے قوم کی خدمت اس وقت تک کی۔ وہ بس کافی ہے۔ خدا آپ کو اس کی جزائے خیر دے۔ جس حد تک قوم کی ہمت تھی ملت نے بھی آپ کا شکریہ ادا کر دیا۔ اور اپنی پہنچ کے مطابق ان خدمات ملی کا معاوضہ بھی دے دیا ہے اب قوم پر آخری احسان یہ کریں۔ کہ اس قوم کی لیڈری سے دستبردار ہو جائیں۔ اور اپنی بقیہ زندگی کو عبادت اور خاموشی سے صرف کریں۔ اور اپنے لیے جائز اور طیب ذریعہ معاش تلاش کریں۔ اس لئے کہ ملی اور قومی مسائل اور تحریکات میں آپ کی شرکت قوم میں فساد باہمی کا باعث ہو رہی ہے۔

من آنچہ شرط بلاغ است با تو می گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

(زمیندار ۱۵ر جولائی)

احباب سے گذارش

ہندوستان کی تمام جماعتوں کی خدمت میں عرض ہے کہ بنگلہ، اردو، انگریزی میں جو ٹریکٹ شائع کریں۔ ذیل کے پتہ پر خاکسار کو بھی کچھ روانہ کر دیا کریں۔ محکم الدین احمدی ٹیہ ا بازار مید ناپور بنگال

وصیتیں

نمبر ۴۵۶۰ منکہ عظمت بیگم زوجہ مرزا دین محمد صاحب مغل برلاس عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۱۵ء ساکن لنگروال ڈاکخانہ پارووال تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے مہر جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے مبلغ ۳۲ روپے ہے اور ڈنڈیاں طلائی مبلغ عـــہ کی ہیں۔ اس کے سوا میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس جائداد میں سے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کی صدر انجمن احمدیہ ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

العبد۔ عظمت بیگم بقلم خود۔
گواہ شد۔ مرزا اسلام اللہ عفی عنہ بقلم خود
گواہ شد۔ محمد شریف ٹھیکیدار بھٹہ پسر موصیہ

نمبر ۴۵۸۶ منکہ واجدہ خانم زوجہ جناب مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن بوگرہ ڈاکخانہ خاص ضلع بوگرہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میں نے ابتدا ہی میں اپنا مہر بقائمی ہوش وحواس اپنے خاوند کو معاف کر دیا تھا۔ لہذا اس وقت مہر پر میرا کوئی دخل نہیں۔ لہذا میں معذور ہوں۔

(۲) اس وقت قریباً سترہ تولہ سونے کے زیورات میری جائداد ہے جس کی قیمت اس وقت کے نرخ سے ۵۹۵ روپے بنتے ہیں۔ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بموجب وصیت ۱/۱۰ حصہ کی وارث ہوگی۔

(۳) میری دس بیگھہ زمین بمقام تالور ضلع راجشاہی بنگال زیر نگرانی چودھری ابوالعاصم صاحب احمدی برادر خورد چودھری ابوالہاشم خان صاحب کی نگرانی میں ان کی زمین کے ساتھ شریک ہے۔ صدر انجمن احمدیہ میری وفات کے بعد ۱/۱۰ حصہ کی بموجب وصیت مالک ہوگی۔

(۴) میری اڑھائی کنال زمین بمقام دیگ دائر ضلع بوگرہ میں ہے۔ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بموجب وصیت ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

العبد۔ واجدہ خانم بقلم خود
گواہ شد۔ مبارک علی خاوند موصیہ
گواہ شد۔ علی قاسم خان چودھری

نمبر ۴۵۸۷ منکہ کریم بی بی زوجہ قائم علی صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد از قسم زیورات مبلغ مالیتی ۱۵۱ روپے کی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور مبلغ بیس روپے جو حصہ وصیت بنتا ہے میں ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء تک کل رقم بالمقطع ادا کر دوں گی۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز حصہ آمد کا دسواں حصہ ادا کرتی رہوں گی۔

العبد۔ کریم بی بی زوجہ چودھری قائم علی نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ چودھری قائم علی خاوند موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ عبدالرحیم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ تلونڈی جھنگلاں

نمبر ۴۵۸۹ منکہ ریشم بی بی زوجہ چودھری غلام محی الدین صاحب قوم [illegible] پیشہ زراعت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن دوملم کاہلواں ڈاکخانہ خانپور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۹/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد موجودہ یک صد روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد۔ ریشم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد۔ نذیر حسین ولد چودھری غلام محی الدین دوملم کاہلواں گواہ شد۔ حمیدہ بیگم نواسی موصیہ۔ گواہ شد۔ غلام سرور نمبردار چک ۵۵/۲۰۷

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

میڈرڈ ۱۴ جولائی۔ سپین کا ایک بہت بڑا سیاستدان جس کے ڈکٹیٹر بننے کا امکان تھا یہاں ایک قبرستان میں مردہ پایا گیا۔ ابھی تک یہ علم نہیں ہو سکا۔ کہ آج صبح گرفتاری کے بعد اسے قتل کیا گیا یا اس کے سیاسی مخالفین نے اسے قتل کیا۔ کل اس کے قتل کے بعد میڈرڈ میں ۱۳۰ فسطائیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ سیاسی حالات نازک ہو گئے ہیں۔ کابینہ کا اجلاس پہرہ کے اندر منعقد ہو رہا ہے۔ اٹاک پولیس کا ایک کپتان۔ چار لفٹننٹ اور پانچ سپاہی بھی اس کے قتل کے شبہ میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

رنگون ۱۴ جولائی۔ بسین کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل صبح وہاں کپڑے کے سب سے بڑے بازار میں زبردست آتشزدگی کی واردات ہوئی۔ تمام بازار جل کر راکھ ہو گیا اور تقریباً دس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

لنڈن ۱۴ جولائی۔ وول لوکارنو کی کانفرنس ۲۲ جولائی کو برسلز میں منعقد ہونے والی تھی۔ مگر جرمنی اور آسٹریا کے معاہدہ نے تمام انتظامات تلپٹ کر دئے ہیں۔ اس لئے انعقاد کی تاریخوں میں التوا کرنا پڑے گا۔ جہاں تک جرمنی کی شرکت کا سوال ہے۔ برطانیہ نے یہ نظریہ بیان کیا ہے کہ کانفرنس صرف معاہدہ لوکارنو کے شرکاء کی ہے اور جرمنی چونکہ رائن لینڈ پر قبضہ کرنے کی وجہ سے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کر کے اس سے الگ ہو چکا ہے اس لئے اسے شریک کرنے کی ضرورت پیدا نہیں ہوتی۔

لنڈن ۱۴ جولائی۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ اطالیہ لوکارنو کانفرنس میں دو شرائط پر شرکت کر سکتا ہے۔ اول بحیرہ روم کے متعلق جو گارنٹی کی ہوئی ہے وہ منسوخ کر دی جائے۔ اور دوم جرمنی کو بھی اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جائے۔

سکندر آباد ۱۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ اعلیحضرت حضور نظام کی سلور جوبلی کی تقریب ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء سے ۳ مارچ ۱۹۳۷ء تک رہے گی۔

شملہ ۱۴ جولائی۔ میاں سر فضل حسین مرحوم کی وفات پر اظہار افسوس کے لئے گیٹی تھیٹر شملہ میں گورنر پنجاب کی زیر صدارت

ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں گورنر پنجاب کے علاوہ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب سر جگدیش پرشاد۔ سر جوگندر سنگھ۔ نواب مظفر خان۔ سر گوکل چند نارنگ اور سر محمد یعقوب نے تقریریں کیں۔ اور نہایت شاندار الفاظ میں مرحوم کی خدمات ملکی وملی۔ آپ کی عدیم النظیر قابلیت۔ تدبر اور سیاستدانی کا اعتراف کیا آخر میں گورنر پنجاب نے ایک تعزیتی قرارداد پیش کی۔ قرارداد کے منظور ہوتے وقت تمام ارکان جلسہ احتراماً کھڑے ہو گئے۔

لنڈن ۱۴ جولائی۔ سول سروس کے ضمنی اخراجات کا تخمینہ چالیس لاکھ پونڈ کیا گیا ہے۔ جس میں سے آٹھ لاکھ ۷۵ ہزار پونڈ زہریلی گیس سے محفوظ رکھنے والے نقابوں کی تیاری کے لئے مختص ہیں۔ نقابوں کو اہم مراکز میں موجود رکھا جائے گا۔ اور کبھی کبھی لوگوں کو نقاب پہننے کی مشق کرائی جائے گی۔ جاسوسوں کے اخراجات کے لئے ایک لاکھ پونڈ کے مصارف منظور کئے گئے ہیں۔ یہ جاسوس صرف جنگ کے دوران میں کام کریں گے۔

بیت المقدس ۱۴ جولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت فلسطین نے نظربندوں اور اسیروں کے لئے جفر میں ایک کیمپ کھول دیا ہے۔ اس وقت تک ساٹھ عرب ہتھماً ان کیمپوں میں نظربند کئے جا چکے ہیں۔

نئی دہلی ۱۴ جولائی۔ سوشلسٹ کارکن ستیاوتی دیوی کو قانون ترمیم ضابطہ فوجداری پنجاب کی دفعہ ۳ کے ماتحت چیف کمشنر کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ تمام انقلابی اور خلاف حکومت سرگرمیوں سے علیحدہ رہے۔ اور صوبہ دہلی کے دیہاتی علاقہ میں مسلسل فتنہ انگیز سرگرمیوں اور تقریروں کے پیش نظر حدود بلدیہ دہلی سے باہر نہ جائے۔

بمبئی ۱۴ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسٹر امرناتھ کو بذریعہ ہوائی جہاز دوسرے ٹسٹ میچ میں شمولیت کی غرض سے انگلستان بھیجدیا جائیگا۔ بمبئی کرکٹ

ایسوسی ایشن نے نواب بھوپال کو جو ہندوستان میں کرکٹ ٹیم کے بورڈ آف کنٹرول کے صدر ہیں تار بھیجا ہے۔ کہ بمبئی امرناتھ کو انگلستان واپس بھیجنے کے حق میں ہے۔

پیرس ۱۴ جولائی۔ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ شام اور لبنان کو کلیتہ آزاد کر دیا جائے گا۔ چنانچہ آج شام اور لبنان میں انقلابی حکومت کے خاتمہ کے معاہدہ پر حکومت فرانس اور شامی اور لبنانی نمائندوں نے دستخط کر دئے ہیں۔ دونوں ممالک ماہ ستمبر ۱۹۳۶ء سے جمعیتہ اقوام کے رکن ہو سکتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کا مسئلہ ابھی زیر بحث ہے۔

برلن ۱۴ جولائی۔ برلن کے ایک اخبار نے ایک خبر شائع کی ہے جس میں لکھا ہے کہ جرمنی کو نو آبادیات سے محروم کرنا تمام جرمن قوم کو ذلیل کرنے کے مترادف ہے۔ جرمنی کو نو آبادیات واپس کر دی جائیں۔ ورنہ وہ انہیں قوت بازو سے حاصل کر لیگا

بیت المقدس ۱۴ جولائی۔ ہائی کمشنر فلسطین نے فلسطین کے اخبارات "دفاع" اور "جامعہ عربیہ" کے مدیروں کو نوٹس دیا ہے کہ وہ فوراً شہر سے نکل جائیں چنانچہ انہیں جفر میں نظربند کر دیا گیا ہے

نیویارک ۱۴ جولائی۔ امریکہ میں شدت گرما سے جس قدر اموات ہوئیں ان کی مجموعی تعداد ۴۱۴۱ ہے۔ فصل کا نقصان تیس لاکھ ڈالر تک ہوا ہے

جنیوا ۱۴ جولائی۔ رادھا کشن نے لیگ کی علمی کمیٹی کے مباحثہ میں جو اہل علم کی بیکاری کے متعلق تھا۔ کہا کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں کے نصاب میں اصلاحات کی ضرورت ہے مزید کہا کہ آزادی اور مسرت کی فضا پیدا کرنا حکومت کا فرض ہے۔

شملہ ۱۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور جاپان کے درمیان معاہدہ تجارت کے متعلق گفت و شنید ۲۰ جولائی سے شروع ہو جائے گی۔

لاہور ۱۴ جولائی۔ آج مولوی ظفر علی نے باغ بیرون موچی دروازہ میں جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کرتے ہوئے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ حکومت کو چاہیئے کہ ملک معظم کے ہندوستان آنے سے پیشتر ملک کے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔ ملک معظم سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسئلہ شہید گنج میں اسی طرح اقدام کریں جس طرح ملک معظم جارج پنجم نے بنگال کی تقسیم کے وقت کیا تھا۔

لاہور ۱۴ جولائی۔ پنجاب یونینسٹ پارٹی کے ہیڈکوارٹر میں اس خیال کا یقین کے ساتھ اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ سر سکندر حیات خان ریزرو بنک سے سبکدوش ہو کر واپس آ سکیں گے۔ تا کہ آئندہ اکتوبر تک یونینسٹ پارٹی کی قیادت کو سنبھال لیں

لنڈن ۱۴ جولائی۔ چین میں خانہ جنگی کا آغاز ہو گیا ہے۔ چنانچہ کینٹن کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ کوانگ تنگ کی دوسری فوج شمال کی طرف کوانٹن کی سپاہ پر حملہ آور ہونے کے لئے یلغار کرتی ہوئی جا رہی ہے

شملہ ۱۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے لاریوں کے ٹریفک کی جانچ حدود کے اندر لانے کے لئے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کیا جائے گا۔

دہلی ۱۴ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے دہلی پراونشل اور ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کو لکھا ہے۔ کہ میں نے اخبارات میں یہ خبر پڑھی ہے۔ کہ چیف کمشنر دہلی نے بلدیہ دہلی میں رائے دہی کو محدود کر دیا ہے چونکہ یہ سخت رجعت پسندانہ کارروائی ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ کانگرس کمیٹی اس کے خلاف پبلک ایجی ٹیشن کرے گی۔

رنگون ۱۴ جولائی۔ چٹاگانگ پولیس کی زیر ہدایت رنگون پولیس نے ایک بنگالی انقلاب پسند کو گرفتار کر لیا۔

بریلی ۱۴ جولائی۔ یوپی کے تین دریاؤں میں سخت طغیانی آئی ہوئی ہے جس نے بریلی اور اس کے گردونواح میں سخت تباہی مچا رکھی ہے بیسیوں دیہات زیر آب ہیں۔ سینکڑوں مکانات منہدم ہو گئے ہیں دریائے گومتی کی سطح آب خطرے کے نشان سے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی